

## 149085 - بیوی کے متعلق شک ہوا تو بیوی کو آذانے کے لیے اجنبی بن کر ٹیلی فون پر بات چیت کی

### سوال

میں خلیجی مالک میں ملازمت کرتا ہوں اور میری بیوی ایک ایشانی ملک میں رہتی ہے مجھے شک تھا کہ ہو سکتا ہے میری بیوی غیر موجودگی میں کسی دوسرے سے تعلقات رکھتی ہو، اس لیے میں نے اجنبی بن کر اور نام تبدیل کر کے بیوی کو ٹیلی فون کیا اور اس سے بات چیت کی وہ یہی سمجھتی رہی کہ میں کوئی اور شخص ہوں۔

میں نے اس سے بات چیت کرتے ہوئے یہی معلوم کیا کیونکہ کچھ مخصوص امور میں بات چیت بھی کی تھی حتیٰ کہ میں نے کوشش کی کہ وہ کچھ گناہ کا بھی ارتکاب کرے، بالآخر بات چیت کا نتیجہ یہی نکلا کہ وہ بری ہے، اور اللہ کا خوف رکھنی والی عورت ہے۔

اس سے میرے دل کو سکون ہوا، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا میں نے اس سے نام بدل کر بوجبات چیت کی ہے کہیں وہ گناہ کا باعث تو نہیں ہے؟

کیونکہ میں نے اس کے اعتقاد بنا دیا تھا کہ جس سے وہ بات چیت کر رہی ہے وہ اس کا خاوند نہیں بلکہ ایک اجنبی شخص ہے، تو کیا اس طرح میں نے اسے مخصوص امور میں بات چیت کرنے پر ابھارنے میں گناہ کا ارتکاب تو نہیں کیا، حالانکہ کوئی اور شخص نہیں تھا؟

کیا میر ॥ پنے آپ کو کوئی اور شخص ظاہر کرنے کے بارہ میں روز قیامت سوال تو نہیں ہوگا؟

برائے مہربانی آپ مندرجہ بالا سوالات کا جواب ضرور دیں، کیونکہ مجھے اندر ہی اندر اللہ کا خوف کھانے جا رہا ہے، اور میں گناہ کا احساس کر رہا ہوں؟

### پسندیدہ جواب

مسلمان کے بارہ میں حسن ظریف کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اگر کوئی وشك و شبہ نہ پایا جاتا ہو تو مسلمان کو سلامتی و بری پر ہی محمول کیا جائے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

**۱۲۔ اے ایمان والوہست بدگانیوں سے بچو یقین جاؤ کہ بعض بدگانیاں گناہ ہیں، اور بھیدنہ ٹو لا کرو۔** الحجرات (12)۔

قرآن مجید کا یہ ادب راحت و سعادت اور اطمینان کے اسباب میں سے ہے، کیونکہ بدگانی اور سوء ظن کے نتیجہ میں تنشیش و تلاش کی جاتی ہے، اور بعض اوقات جاسوسی تک بھی معاملہ جا پہچاہتے ہیں، یا پھر ایسے عمل کی طرف جو آپ کر لکھے ہیں۔

حالانکہ ایسا کرنا غلط ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے بیوی میں جرات پیدا ہو گی کہ وہ مخصوص امور میں دوسرے لوگوں سے بات چیت کرے، جیسا کہ آپ بیان کر لکھے ہیں۔

رہا مسئلہ نام تبدیل کر کے یوی کے ساتھ بات چیت کرنا تو بذاتہ یہ گناہ نہیں، بلکہ ایسا کرنے اور اس کے نتیجہ میں جو کچھ مرتب ہو گا اس کے متعلق دیکھا جائیگا کہ اگر تو بغیر کسی دلیل اور قرآن کے اس نے سوء ظن اور بدگمانی کی بنابر ایسا کیا ہے تو اس میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کی خالشت ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سوء ظن رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

اور پھر یوی کو کسی گناہ کے کام میں ڈالنے کی کوشش کرنا بھی غلط ہے، چاہے یوی کو آذنانے کے لیے ہی ایسا کیا جائے، فرض کریں اگر یوی اس کی بات مانتی ہوئی گناہ کر پہنچتی ہے تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہو گی کہ وہ غلط کاری کرتی رہتی ہے، اور اس نے اس سے قبل بھی اس گناہ کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ جب نفس کو بہلا یا پھسلایا جائے اور اس کے سامنے گناہ کو مزین کر کے پیش کیا جائے تو وہ کمزور ہو جاتا ہے۔

اس سے یہ واضح ہوا کہ ایسا طریقہ اختیار کرنا فائدہ مند نہیں ہے، بلکہ اللہ نصاندہ ہو سکتا ہے، یوی کو معصیت و نافرمانی پر ابھار رہا ہے، اور شک کرنے والا حقیقت حال سے واقع ہوئے بغیر ہی اپنے شک میں اضافہ کرتا رہا ہے۔

اس سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ یوی سے رابطہ رکھ کر اور اس کے پاس جا کر اس کی خیال رکھیں، اور اسے نیکی و عمل صالح کی دعوت دیں، اور ایسا عمل بتائیں جو اس کے ایمان کی زیادتی اور تقویت کا باعث ہو۔

اور آپ یوی کو اپنے گھر والوں کے قریب رہائش بناؤ کر دیں، یا پھر ایسی جگہ رکھیں جہاں نیک و صالح پڑوسی ہوں کیونکہ یہ چیز استقامت کا باعث ہے، اور شر و برائی سے دور رہنے میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

پھر اس سب کچھ سے بھی اہم یہ ہے کہ مال و دولت کے حصول کی کوشش میں آپ یوی سے زیادہ عرصہ دور رہیں، بلکہ حسب استطاعت اپنے سفر کے عرصہ میں کمی پیدا کریں، چاہے اس کے لیے آپ کو مال زیادہ بھی خرچ کرنا پڑے، یا پھر کمائی میں کمی کریں، اور اپنی یوی کا زیادہ خیال رکھیں، اس کی عفت و عصمت کا خیال رکھیں، اور اس کے حقوق کی ادائیگی کریں، یہ سب سے زیادہ واجب ہے۔

مزید آپ سوال نمبر (13318) اور (145815) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔